Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ہر روز ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

فون ۴۴۹

جلد ۲۲/۲۷	سنہ ۱۳۹۳ ہ ۱۳۵۲ ہش / ۲۶ جمادی الثانی، ۲۸ وفا، ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۷۳ء	نمبر ۱۷۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے متعلق تازہ اطلاع

(مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے)

(بذریعہ ڈاک) "۱۷ جولائی بروز منگل:۔ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور پونے بارہ بجے قبل از دوپہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ یہاں سے سولہ میل کے فاصلے پر Newlands ہوتے ہوئے حضور Grasmere اور Ambleside Newby Bridge تشریف لے گئے۔ شام سات بجے کے قریب حضور واپس ہوٹل میں تشریف لے آئے۔

۱۸ جولائی بروز بدھ:۔ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ بارہ بجے دوپہر حضور سیر کیلئے تشریف لے گئے۔ Windermere Windermere ہوتے ہوئے حضور Kirkstone Pass تشریف لے گئے۔ یہ جگہ سطح سمندر سے پندرہ سو فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ کچھ دیر کے لئے رکتے ہوئے حضور Patterdale اور Ullswater اور Keswick ہوتے ہوئے شام کے سات بجے کے قریب واپس ہوٹل تشریف لائے۔"

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور بخیریت اور کامیابی کے ساتھ مراجعت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

فضل عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی فضل عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح ۲۸ جولائی بروز ہفتہ بوقت سوا سات بجے صبح مسجد مبارک ربوہ میں فرمائینگے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲/۶/۷۳ میں ارشاد فرمایا تھا کہ دارالاقامہ بند کر دیا گیا ہے اور یہ انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت کر دیا گیا ہے۔ مگر اس ادارہ سے تعلق رکھنے والے طلباء کے لئے اخراجات کی ضرورت بدستور ہوگی۔ اسلئے پہلے جو رقوم براہ راست دارالاقامہ کو بھجوائی جاتی تھیں آئندہ ایسی رقوم نظارت بیت المال آمد میں بھجوائی جایا کریں۔ حضور نے اس محکمہ کا نام النصرت دارالاقامہ کی بجائے "مد امداد طلبہ" منظور فرمایا ہے۔ جو دوست دارالاقامہ کے سلسلہ میں رقوم بھجواتے رہے ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ آئندہ بھی یہ کار خیر جاری رکھیں۔ رقوم النصرت دارالاقامہ کی بجائے صدر انجمن احمدیہ میں "مد امداد طلبہ" میں بھجوائی جائیں۔ امراء کرام اور صدر اصحاب بھی نام کی تبدیلی نوٹ فرمالیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

راستبازی اور تقویٰ کے ہتھیاروں کے ساتھ ایمان کی دولت کی حفاظت کرو

ایمان کا چور شیطان ہے، وہ اُسوقت حملہ کرتا ہے جب انسان گناہ کی تاریکی میں مبتلا ہوتا ہے

"توبہ کے فوائد میں سے ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کا حافظ و نگران ہو جاتا ہے اور ساری بلاؤں کو دُور کر دیتا ہے اور اُن منصوبوں سے جو دشمن اس کے لئے تیار کرتے ہیں اُن سے محفوظ رکھتا ہے اور اُس کا یہ فضل اور برکت کسی سے خاص نہیں بلکہ جس قدر بندے ہیں خدا تعالیٰ کے ہی ہیں۔ اس لئے ہر ایک شخص جو اُس کی طرف آتا ہے اور اس کے احکام اور اوامر کی پیروی کرتا ہے وہ بھی ایسا ہی ہوگا جیسے پہلا شخص جو توبہ کر چکا ہے وہ ہر ایک سچی توبہ کرنے والے کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے اور اُس سے محبت کرتا ہے۔ . . . . . .

قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان ایک نعمت کی قدر نہیں کرتا تو وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ دیکھو جن چیزوں کی تم قدر کرتے ہو اُن کو صندوقوں میں بڑی حفاظت سے رکھتے ہو۔ اگر ایسا نہ کرو تو وہ ضائع ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح اُس مال کا جو ایمان کا مال ہے چور شیطان ہے۔ اگر اس کو بچا کر دل کے صندوقوں میں احتیاط سے نہ رکھو گے تو چور آئے گا اور لے جائے گا۔ یہ چور بہت ہی خطرناک ہے۔ دوسرے چور جو اندھیری راتوں میں آکر نقب لگاتے ہیں وہ اکثر پکڑے جاتے ہیں اور سزا پاتے ہیں۔ لیکن یہ چور ایسا ہے کہ ابھی پکڑا نہ جائے گا۔ یہ اُسوقت آتا ہے جب گناہ کی تاریکی پھیل جاتی ہے۔ کیونکہ چور اور روشنی میں دشمنی ہے۔ جب انسان اپنا مُنہ خدا کی طرف رکھتا ہے اور اسی کی طرف رجوع اور توجہ کرتا ہے تو وہ روشنی میں ہوتا ہے۔ اور شیطان کو کوئی موقعہ اپنی دستبرد کا نہیں ملتا۔

پس کوشش کرو کہ تمہارے ہاتھوں میں ہمیشہ روشنی رہے۔ اگر غفلت بڑھے گی تو یہ چور آئے گا اور سارا اندوختہ لے جائے گا اور تم برباد ہو جاؤ گے۔ اس لئے اس اندوختہ کو احتیاط اور اپنی راستبازی اور تقویٰ کے ہتھیاروں سے محفوظ رکھو۔ یہ ایسی چیز نہیں ہے کہ اس کے ضائع ہونے سے کچھ حرج نہ ہو بلکہ اگر یہ اندوختہ جاتا رہا تو ہلاکت ہے اور ہمیشہ کی زندگی سے محروم ہو جاؤ گے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۵۵، ۱۵۶)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبد الحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ ماہ وفا ۱۳۵۲ ہش

اشاعت و ترویجِ قرآن کی آسمانی سکیم اور اس کی ایک اہم کڑی

خیر اُمّت پر زوال کیوں آیا؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جو صدیوں سے مسلمانوں کے لئے ایک عقدۂ لاینحل بنا ہوا ہے اسلئے نہیں کہ انہیں اِس سوال کا صحیح جواب معلوم نہیں بلکہ اِس لئے کہ اِس سوال کے صحیح جواب کی روشنی میں صحیح راہِ عمل اختیار کرنے سے وہ عاجز ہیں۔ جواب سب کو ہی معلوم ہے اور آئے دن اس کا تذکرہ بیانوں، تقریروں، مضامین اور کتابوں میں اکثر آتا رہتا ہے۔ اسکے باوجود کوئی نہیں جو صحیح راہِ عمل اختیار کرنے پر آمادہ ہو۔ صحیح جواب معلوم ہونے کے باوجود راہ وہ اختیار کی جاتی ہے جو سراسر تباہی کی طرف لے جانے والی ہے۔

اِس سوال کا جواب جو قریباً سب کی ہی زبانوں پر ہے یہ ہے کہ زوال اِس لئے آیا کہ مسلمانوں نے قرآن جیسی کامل و مکمل اور اکمل کتاب کو چھوڑ دیا اور اسکی لازوال و بے مثال تعلیم کو سراسر فراموش کر دیا۔ اِس کے باوجود کوئی نہیں جو قرآن کی طرف لوٹنے اور انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اسے اپنا دستور العمل بنانے کیلئے تیار ہو۔ کوششیں کی جاتی ہیں، دوڑ دھوپ اور اچھی خاصی سرگرمی کا مظاہرہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کا قدم ترقی کی طرف اُٹھنے لگے اور کھویا ہوا وقار پھر بحال ہو جائے۔ لیکن ان تمام کوششوں اور سرگرمیوں کا رُخ مخالف سمت میں ہی ہوتا ہے۔ ہر کسی نے مغربی دنیا کو قبلہ بنا رکھا ہے اور ہر کسی کے دل میں یہی سمایا ہوا ہے کہ مسلمان اگر ترقی کر سکتے ہیں تو مغربی اصولوں کو اپنا کر اور اُن پر عمل پیرا ہو کر ہی کر سکتے ہیں۔ فی زمانہ مسلمانوں کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی ظاہری تعظیم و تکریم کے باوجود وہ اِس پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ جس نے قرآنِ مجید کو قیامت تک کے لئے نوعِ انسان کی فلاح و نجاح کا ذریعہ بنایا ہے یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ قرآن سے رُوگردانی کرنے اور تباہی کی طرف سرپٹ دوڑنے والے مسلمانوں کو اُن کے حال پر چھوڑ دیتا اور اس طرح پوری نوعِ انسانی کی فلاح و نجاح کی راہ مسدود ہونے دیتا۔ اُس نے اپنے وعدہ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فرزندِ جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو احیاءِ دینِ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا۔ چنانچہ آپؑ نے اپنی بعثت کی اغراض میں سے ایک بنیادی غرض کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

> "خداوند تعالیٰ نے اِس احقر العباد کو اِس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشانِ آسمانی اور خوارقِ غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا **تعلیماتِ حقّہ قرآنی** کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے۔"
>
> (براہین احمدیہ صفحہ ۵۷۴، ۵۷۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

آپؑ نے صرف یہ نہیں فرمایا کہ مسلمانوں کے زوال کا اصل سبب قرآن سے رُوگردانی ہے۔ یہ تو بعض دوسرے لوگ بھی کہہ رہے تھے۔ آپؑ نے اِس سے بڑھ کر یہ اعلان فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اسلئے مبعوث فرمایا ہے تا تعلیماتِ حقّہ قرآنی کو جنہیں خود مسلمانوں نے چھوڑ دیا ہے ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج کیا جائے۔ آپ نے دوسروں کو قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا کرانے میں عجز کا اظہار نہیں کیا بلکہ پوری تحدی سے یہ اعلان فرمایا کہ اب میرے آنے کی وجہ سے قرآنی تعلیمات ہر قوم اور ہر ملک میں نہ صرف شائع ہوں گی بلکہ رائج اور نافذ العمل ہو کر رہیں گی۔ پھر آپؑ نے محض یہ دعویٰ ہی نہیں فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں فی الحقیقت ایسا کر دکھایا۔ اِس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ آج آپؑ کی قائم کردہ جماعت یعنی جماعتِ احمدیہ کو آپؑ کے بعد قائم ہونے والے خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے دُنیا بھر میں قرآن مجید کی نہایت وسیع پیمانہ پر اشاعت کا فریضہ نہایت مہتم بالشان طریق پر سرانجام دینے کی غیر معمولی توفیق ملتی چلی آ رہی ہے۔ روئے زمین پر آج یہی ایک جماعت ہے جو قرآن مجید کو دنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ہر ملک اور ہر قوم کے درمیان پھیلانے میں کوشاں ہے۔ اطراف و جوانبِ عالم میں لاکھوں افراد ایسے ہیں جنہوں نے قرآنی تعلیماتِ حقہ کو اپنا دستور العمل بنا کر اپنی زندگیوں کو یکسر بدل ڈالا ہے۔ اور ایسے افراد کی تعداد تو کروڑوں سے کسی صورت کم نہیں جو قرآنی تعلیمات کا مطالعہ کرنے کے بعد اس کے حسن و جمال اور اس کی لازوال افادیت کے دل سے قائل ہو چکے ہیں۔ گو ابھی انہوں نے اسے قبول نہیں کیا ہے لیکن وہ اسے قبول کرنے کی طرف مائل ہو چکے ہیں۔ ایک وقت آئیگا کہ جب ایسے کروڑوں کروڑ انسانوں کے اسلام میں داخل ہونے سے یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا نظارہ دنیا بچشم خود دیکھ لے گی۔

جماعتِ احمدیہ کو عالمگیر سطح پر اشاعت و ترویجِ قرآن کا فریضہ اِس مہتم بالشان طریق پر سرانجام دینے کی توفیق اِس لئے ملتی چلی آ رہی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے اپنے متبعین کے دلوں میں قرآن سے محبت اور پیار کا بے انتہا جذبہ پیدا کر دکھایا اور پھر انہیں قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا کر کے ان میں یہ تڑپ اور یہ لگن پیدا کر دکھائی کہ وہ اِن تعلیمات کو دُنیا کے ہر فردِ بشر تک پہنچائیں تا دنیا کا کوئی انسان بھی زندگی کے اِس چشمہ سے محروم نہ رہے۔ محبت و پیار کے بے پناہ جذبہ کے ماتحت قرآنی علوم و معارف حاصل کرنا، اس کے انوار سے اپنے سینوں کو منور کرنا، اس کے احکام کو اپنا دستور العمل بنانا اور پھر دنیا کی ہر قوم اور ہر ملک کو ان علوم و معارف اور ان انوار سے بہرہ ور کرنا جماعتِ احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے جس سے وہ دنیا بھر میں پہچانی اور شناخت کی جاتی ہے۔

اِس طرۂ امتیاز کو دوام بخشنے اور اسے نمایاں سے نمایاں اور درخشاں سے درخشاں تر کرنے کی غرض سے ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت میں تعلیم القرآن کی تحریک جاری فرمائی ہوئی ہے اور اسی کی ایک اہم کڑی فضل عمر تعلیم القرآن کلاس بھی ہے جو امسال ۲۸ ماہِ وفا (جولائی) سے مرکز سلسلہ میں شروع ہو رہی ہے اور ۷ ماہِ ظہور (اگست) تک جاری رہے گی۔ اِس کلاس کی غرض یہی ہے کہ احباب جماعت کے اندر قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے اور ان سے اپنے قلوب و اذہان کو منور کرنے کی اہلیت پروان چڑھے اور پھر وہ ایک دنیا کو ان سے بہرہ ور اور منور کرنے کا وسیلہ ثابت ہوتے چلے جائیں۔ پس یہ کلاس کوئی معمولی کلاس نہیں ہے۔ بلکہ یہ قرآنی علوم و معارف کو دنیا بھر میں عام کرنے اور اقوامِ عالم کو قرآنِ مجید کا والہ و شیدا بنانے کی آسمانی سکیم کی ایک اہم کڑی ہے۔ اِس کلاس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانا احبابِ جماعت کا اوّلین فرض ہے۔ اِس میں پورے تعہد کے ساتھ شریک ہونے اور اس سے صحیح طور پر استفادہ کرنے کے نتیجہ میں ان میں نہ صرف خود قرآنی علوم سے بہرہ ور ہونے کی اہلیت ترقی کرے گی بلکہ وہ اِس طرح دوسری اقوام کو بھی اِس اہلیت سے ہمکنار کرنے کی آسمانی جد و جہد میں حصہ دار بننے کی سعادت سے بہرہ یاب ہوں گے۔ اس کلاس میں شرکت کرنا دراصل تعلیماتِ حقّہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج کرنے کی خدائی تقدیر کے بروئے کار آنے میں حصہ دار بننا ہے اور یہ ایک نہایت ہی عظیم الشان سعادت ہے جس سے بہرہ ور ہونا انسان کی خوش بختی اور خوش قسمتی پر دلالت کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا محمد یعقوب خان صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

از محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لنڈن

فروری ۱۹۵۹ء میں خاکسار انگلستان پہنچا۔ ان دنوں ووکنگ مسجد کے امام محترم مولانا محمد یعقوب خان صاحب مرحوم تھے۔ انہی دنوں کی بات ہے کہ مجھے میرے خالو جان حضرت قاضی محمد یوسف رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایک خط موصول ہوا۔ جس میں یہ ہدایت بھی تھی کہ ساتھ والا دوسرا خط میں محترم مولانا یعقوب خان صاحب کو دے کر اُن سے جواب حاصل کر کے حضرت قاضی صاحبؓ کو بھجوا دوں۔ اس خط میں حضرت قاضی صاحبؓ نے مولانا محمد یعقوب خان صاحب مرحوم کو مخاطب کر کے لکھا تھا کہ آپ میرے ذریعہ اُن دنوں احمدی ہوئے جبکہ آپ اسلامیہ کالج پشاور میں زیرِ تعلیم تھے اور میں اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی تو ان کو خلیفۃ (اور امتی) نبی سمجھ کر کی تھی اور بعد میں جب آپ کو تبلیغ کی تھی تو حضور مسیح پاک علیہ السلام کی اس نبوت کا ہی ذکر تھا جس کو آپ نے تسلیم کیا تھا۔ آپ کیوں اس عہد سے پھر رہے ہیں جو آپ نے بیعت کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کو تسلیم کر کے کیا تھا۔

خاکسار نے یہ خط بذریعہ ڈاک مولانا صاحب مرحوم کی خدمت میں بھجوا دیا۔ چند دن کے بعد محترم مولانا صاحب نے پشتو میں خاکسار کو خط لکھا جس میں خاکسار کو انگلستان میں خوش آمدید کہنے کے بعد لکھا تھا کہ میری طرف سے حضرت قاضی صاحبؓ کو یہ پیغام پہنچا دیں کہ آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ حرف بحرف صحیح ہے۔ میری صرف یہ درخواست ہے کہ آپ دعا فرمائیں کہ کشتی جو ساحل سے دور جا چکی ہے۔ واپس ساحل تک آ جائے۔ خاکسار کو اس خط سے کچھ حیرت ہوئی کہ ایک ایسا شخص جو اہلِ پیغام کی طرف سے مسجد ووکنگ کا امام ہے کیونکر یہ لکھ سکتا ہے کہ حضرت قاضی صاحب کے اس فرمانے کے ساتھ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ظلی (اور امتی) نبوت کے مقام پر فائز ہیں۔ میں پوری طرح متفق ہوں۔ بہرکیف خاکسار نے وہ خط تو حضرت قاضی صاحبؓ کو بھجوا دیا اور ایک خط حضور خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں لکھا جس میں یہ تمام واقعہ تحریر کیا۔ حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تحریر فرمایا کہ اہلِ پیغام میں مولانا یعقوب خان صاحب شریف الطبع انسان ہیں ان سے تعلق قائم رکھو۔ چنانچہ خاکسار اس کے بعد متعدد مرتبہ ووکنگ ان کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔ تین مرتبہ محترم مولانا یعقوب خان صاحب مرحوم خاکسار کے پاس لندن مشن میں تشریف لائے اور ہر مرتبہ سارا دن مشن میں رہے۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو سندھ کے دورہ کے دوران کا حادثہ پیش آیا۔ اُن دنوں مجھے ووکنگ سے محترم مولانا یعقوب خان صاحب مرحوم کا فون آیا کہ سُنا ہے حضور کو حادثہ پیش آ گیا ہے۔ خاکسار نے ان کو جب حادثہ کی تفاصیل بتائیں تو اس بات پر بہت افسوس کا اظہار کیا کہ ان کو پہلے کیوں اطلاع نہیں دی گئی۔ تاکہ وہ دعا کی توفیق پاتے۔ میں نے کہا کہ میں نے کسی ایسے شخص کو اطلاع دینی مناسب نہ سمجھی جو بغض محمود میں مبتلا ہو۔ جب میں نے یہ کہا تو آپ بہت ہی ناراض ہوئے اور بار بار کہا کہ تم نے میرا دل بہت دکھایا ہے۔ پھر کہا کہ جو شخص بھی حضرت محمود سے بغض رکھتا ہو۔ وہ احمدی نہیں ہو سکتا۔ وہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شبانہ دعاؤں وارث ہیں اُن سے بغض کرنے والا شخص حضرت مسیح پاک علیہ السلام سے محبت نہیں کر سکتا۔ پھر مجھے تاکید کی کہ اب جب بھی صحت کی اطلاع ملتی رہے میں ان کو بھی اطلاع دیتا رہوں۔ انہی دنوں ملاقات کے دوران کہنے لگے کہ ان دنوں حضور رضی کی صحت یابی کے لئے میں نے بڑی دعائیں کی ہیں۔ ساتھ ہی کہنے لگے کہ اس زمانہ میں حضرت محمودؓ سے بڑا انسان کوئی نہیں ہے۔

ایک مرتبہ جب محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب انگلستان تشریف لائے ہوئے تھے۔ مجھے محترم مولانا یعقوب خان صاحب نے فرمایا کہ میری طرف سے محترم صاحبزادہ صاحب کو ووکنگ آنے کی دعوت دو۔ میں چاہتا ہوں کہ ووکنگ مسجد و مشن ہاؤس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل کے کسی فرد کے آنے کی برکت حاصل ہو جائے۔

میں نے مکرم صاحبزادہ صاحب عرض کیا انہوں نے دعوت منظور فرمالی چنانچہ ہم چند دوست محترم صاحبزادہ صاحب کی معیت میں ووکنگ گئے کھانے کے وقت مکرم مولانا صاحب نے محترم میاں صاحب کو فرمایا کہ غالباً آپ خاندانِ مسیح موعود علیہ السلام میں سے پہلے فرد ہیں۔ جنہوں نے ووکنگ مشن کو اپنے آنے سے برکت بخشی ہے محترم میاں صاحب نے فرمایا کہ جہاں تک اُن کو یاد پڑتا ہے اُن سے پہلے بھی خاندان کے چند افراد ووکنگ مسجد دیکھنے آ چکے ہیں۔ کھانے کے دوران محترم مولانا صاحب زیادہ وقت حضور خلیفۃ ثانیؓ کو خراجِ عقیدت پیش کرتے رہے اور حضور اقدسؓ کی کشمیر کی آزادی کے لئے جدوجہد کے واقعات سناتے رہے۔

انگلستان سے واپسی سے چند دن پہلے خاکسار کو فون کیا کہ میں گنفرنس پر واپس جانے والا ہوں اسلئے میں چاہتا ہوں کہ ایک دن آپ کے پاس مسجد میں گذاروں لیکن چونکہ میں میئر صاحب نہیں چھوڑ سکتا اور تم تیسری منزل پر رہتے ہو اسلئے کیا یہ ممکن ہو گا کہ تمہارے انتظام ہو جائے۔ میں نے کہا کہ مشن ہاؤس کے ڈرائنگ روم میں آپ کے آرام کے لئے انتظام ہو جائیگا۔ جو نچلی منزل پر ہے چنانچہ آپ تشریف لائے کھانا ہمارے ساتھ کھایا اور دن بھر مسجد میں رہے۔

ان کی بیعت خلافت ثالثہ سے ڈیڑھ ماہ پہلے خاکسار کے دل میں بڑے زور سے یہ تحریک پیدا ہوئی کہ محترم مولانا صاحب مرحوم کو خط لکھ کر بیعت کی ترغیب دلاؤں۔ ان دنوں محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب لندن تشریف فرما تھے خاکسار نے ان سے ذکر کیا کہ کیا ایسا خط لکھنا مناسب ہو گا آپ نے فرمایا کہ ضرور لکھنا چاہیئے شاید اللہ تعالےٰ اُن کا سینہ کھول دے۔ چنانچہ خاکسار نے ایک لمبا خط ان کو لکھا۔ جس کے آخر میں یہ بھی لکھا کہ عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ آپ کی عمر اب اس مرحلہ میں داخل ہو چکی ہے کہ کسی وقت بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے بلاوا آ سکتا ہے اسلئے اب وقت ہے کہ خلافت ثالثہ کی بیعت کر کے اپنا انجام بخیر کر لیں۔ یہ خط ان کو مل گیا تھا۔ ان کی طرف سے ایک دوست نے مجھے لکھا کہ وہ خود خط نہیں لکھ سکتے لیکن تمہارا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

کچھ عرصہ بعد ان کی بیعت کی اطلاع الفضل میں چھپی۔ فالحمد للہ

خاکسار جب پچھلے سال مرکز ربوہ گیا تو محترم مولانا صاحب مرحوم سے مشاورت کے ایام میں ملاقات ہوئی۔ فرمانے لگے۔ ووکنگ کا کیا حال ہے۔ خاکسار کے بتانے پر کہ اب یہ مسجد اہلِ پیغام کے ہاتھوں سے نکل چکی ہے۔ فرمانے لگے کہ اچھا ہوا جس مسجد میں حضرت مسیح موعود کی تعلیم کی ہی ممانعت ہو۔ وہ اہلِ پیغام کے پاس کیونکر رہ سکتی تھی۔ پھر فرمایا کہ اہلِ پیغام کو اس سے سبق حاصل ہو اور وہ سب خلافتِ احمدیہ کی بیعت کر کے اپنی نجات کے سامان کر لیں۔

یہ خاکسار کی اُن [illegible] ملاقات تھی۔ محترم مولانا صاحب مرحوم کے دل میں خلافت کی اہمیت اور محبت ایک زمانہ سے قائم تھی لیکن جب انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا پُرنور اور مبارک چہرہ دیکھا تو بس گھائل ہو گئے اور ذاتی وجاہت اور دنیاوی اثر و رسوخ کی پروا کئے بغیر خلافت کے پروانوں میں شامل ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اللہ تعالےٰ حضرت مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگی و ترقی کا ضامن ـــــ صحیفہ نورانی ـــــ قرآن کریم

(مکرم عبدالوہاب احمد صاحب۔ شاہد مربی سلسلہ اوکاڑہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض احیاء دین اور قیام شریعت ہے یعنی دنیائے گم گشتہ راہ کو اسلامی تعلیم سے آراستہ اور قرآنی انوار سے منور کرنا آپ ہمیشہ اسی فکر میں رہتے تھے کہ دنیا قرآن کو رہنما بنائے اور فلاح دارین حاصل کرے۔ آپ کو یہ فطری جذبہ اسی ہم و غم میں مستغرق رکھتا کہ غلبۂ اسلام اور غلبہ قرآن کا سورج طلوع ہو۔

آپ فرماتے ہیں:

"میرے لئے تو قرآن ہی کا فکر مقدم پڑا ہوا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۳۲۷)

مسلمانوں نے جب قرآنی تعلیم سے آزاد ہو کر عقل و نقل کو اپنا راہنما بنایا تو بجائے بام عروج کو چھونے کے قعر مذلت میں جا گرے۔ مسیح پاک علیہ السلام نے اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی عزت و شرف اور ترقی و کامیابی کو قرآن عظیم سے وابستہ کیا ہے اور جو اس سے ہٹ کر کسی اور طریق اور تہذیب کو اپنا کر کامیابی اور ترقی کا متلاشی ہے وہ خیال خام میں مبتلا ہے کیونکہ بجز قرآن ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ اسلام کی بہتری اور زندگی مغربی دنیا کو قبلہ بنا کر چاہتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کامیاب وہی ہوں گے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔ ... ... جب تک مسلمانوں کا رجوع قرآن شریف کی طرف نہ ہوگا ان میں وہ ایمان پیدا نہ ہوگا یہ درست نہ ہوں گے عزت اور عروج اسی راہ سے آئے گا جس راہ سے پہلے آیا۔ ... تم اگر کتاب اللہ کو چھوڑ دو گے تو تمہارے لئے اسی دنیا میں جہنم موجود ہے۔" (ملفوظات جلد دوم ص ۱۵۷، ص ۱۵۸، ص ۱۵۹)

قرآن مجید جیسی عظیم کتاب کے مخاطب ہیں دنیا کے تمام فلسفے اور علوم لاشئی محض ہیں۔ بڑے بڑے حکیم فلاسفر اور ماہرین علوم ان کے سامنے بے بس ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"ایک ایم اے ایل ایل بی، ایک پروفیسر، ایک ڈاکٹر، یا ایک فوج کا ماہر بعض دفعہ وہ کچھ بیان نہیں کر سکتا جو خدا تعالیٰ اپنی زبان سے بیان کروا دیتا ہے اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ان کے علم کا منبع زید اور بکر کی کتابیں ہیں لیکن میرے سارے علم کا منبع خدا تعالیٰ کی کتاب ہے ... ... قرآن کریم میں ایسے علوم مرصع ہیں جو دوسری کتب میں نہیں پھر یہ کس قدر بدقسمتی ہوگی کہ ہمارے گھر میں تو خزانہ پڑا ہو اور ہم دوسروں سے پیسہ پیسہ مانگ رہے ہوں۔ ہمارے گھر میں سونے کی کان پڑی ہو اور دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کر رہے ہوں ... ... پس قرآن کریم پڑھنے اور اسے سمجھنے کی کوشش کرو ... ... اور اس قدر قرآن کریم کو اپنے اندر داخل کر لو کہ تمہارے سارے علوم قرآنی بن جائیں اور تم دنیوی علوم کے بھی استاد بن جاؤ۔" (الفضل خطبہ جمعہ ۱۴ اپریل ۱۹۴۸ء)

آج صفحہ ہستی پر قرآن کریم ہی وہ صحیفۂ اعمال ہے جو ہماری ترقیات اور زندگی کا ضامن ہے اسے چھوڑ کر ترقیات ایک موہوم خیال اور ہماری زندگی عبث ہے۔ اگر قرآن کریم کی عطا کردہ زندگی ہم میں نہ ہو تو ایک مردہ لاشہ ہیں۔" (خطبہ جمعہ الفضل ۱۲ مئی ۱۹۶۹ء)

پس اے فرزندان احمدیت جب حقیقی زندگی قرآن عظیم سے ملتی ہے تو ہمیں اس زندگی کو حاصل کرنے اور اس منبع علوم و انوار سے اپنے آپ کو آراستہ و مزین کرنے اور دوسروں کو اس کے حلقۂ نور میں شامل کرنے کی بجا لانے کی جہاد کبیر جہد کرنی چاہیے۔ یہ امر زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی فرض ہم پر عائد کیا ہے لفضل عمر ورسہ القرآن کا مشن اسی فرض کی بجا آوری کے لئے ایک نادر موقعہ ہے۔

احباب جماعت امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس سنہری موقعہ سے بکثرت استفادہ کی سعی فرمائیں۔ خدا کرے کہ ہم اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ کے اس ارشاد

قرآن کریم کے فدیے خود بھی منور ہوں اور پھر اس نور کی دنیا میں اشاعت بھی کریں۔

(الفضل ۱۷ اگست ۱۹۶۶ء)

کے ہر آن مصداق قرار پاتے رہیں۔ اللھم آمین)

عظیم الشان بشارت

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اس وقت جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے وہ ایسا عظیم الشان ہے کہ جس کی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی۔ اس کی بنیاد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھی تھی مگر اس کو مکمل کرنا اب ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔"

نیز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بشارت بھی دی اور آپ سے یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ میں تجھے مخلصین کی ایک جماعت دوں گا جو ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی اس مہم کو کامیابی سے چلائے گی۔"

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں اسلام کو کل ادیان پر غالب کرنے کے لئے اپنے عزیز اموال اور اوقات کی زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کریں۔ اور تحریک جدید کے مالی جہاد میں جو وعدے کئے ہیں۔ ان کی جلد از جلد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ سے اس کے فضلوں کے وارث ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

موصی حضرات کی سہولت کی خاطر صدر انجمن احمدیہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے دعایا سے متعلق ہر قسم جائداد منقولہ و غیر منقولہ کی تشخیص وغیرہ کا سارا کام صیغہ بہشتی مقبرہ کے تحت ناظم تشخیص جائداد کے ذمہ مقرر فرمایا ہے۔ لہٰذا احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ آئندہ سے اس ضمن میں جملہ خط و کتابت ناظم جائداد کی بجائے صیغہ بہشتی مقبرہ کے شعبہ ناظم تشخیص جائداد سے فرمائیں۔

(ناظم جائداد۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ (صدر لجنہ اماء اللہ خان پور) عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (اللہ بخش سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خان پور)

۲۔ خاکسار کے ہم زلف محمد شریف صاحب سابق معلم وقف جدید تین چار ماہ سے بعارضہ بخار صاحب فراش ہیں۔ احباب کرام سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد رفیع سیکرٹری مال جماعت احمدیہ قادر آباد ضلع سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

۲

مسل نمبر ۲۱۲۸۷

میں حبیب احمد ولد امام بخش صاحب قوم اعوان پیشہ تاجر عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) ایک کچا مکان واقع کھیوالی ضلع جہلم مالیتی ۳۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت جاری ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۷۲/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: حبیب احمد ولد امام بخش مرحوم
۱۵۴/ ایف بیل روڈ۔ کراچی

گواہ شد: عبدالمجید ولد عبدالرحیم صاحب مرحوم
پریذیڈنٹ حلقہ مارٹن روڈ ۱۸۶ پیر کالونی۔ کراچی

گواہ شد: ناز احمد ناصر ولد مہر الدین عادل مرحوم
۲/۳ جہانگیر ایسٹ کراچی ۵

مسل نمبر ۲۱۲۸۸

میں نواب بی بی زوجہ فضل الٰہی صاحب قوم جٹ پڈھار پیشہ زمیندار عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن صدر پڈھار ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ۵ تولے مالیتی ۱۷۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت جاری ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامضاء: نواب بی بی زوجہ فضل الٰہی صاحب
پڈھار ڈاکخانہ سنورجن ڈھ ضلع سیالکوٹ
صدر احمدیہ جماعت پڈھار ضلع سیالکوٹ
محمد حسین ڈی مال جماعت احمدیہ پڈھار
پڈھار ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۱۲۸۹

میں صغریٰ بیگم زوجہ قاری عبدالرشید صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۳ ۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

۱۔ مہر غیر منقولہ خاوند ۲۵۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی ۶ ماشے ۱۷۵/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت جاری ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے ۲۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامضاء: صغریٰ بیگم زوجہ عبدالرشید صاحب ۱۸ ایم
بی بی پیپلز کالونی لائل پور

گواہ شد: ظفر اللہ خان چیمہ صدر حلقہ پیپلز کالونی لائلپور

گواہ شد: قاری عبدالرشید خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۱۲۹۰

میں محمد الدین ولد مہر دین صاحب قوم چوہان راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد ہے جو اس وقت ۱۱۵/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت جاری ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے

العبد: محمد الدین ولد مہر دین کوٹلی چکیانے ۱۱ ٹاک
ضلع چھور چک ۱۱ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: محمد ابراہیم ولد اللہ دتہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کوٹلی چھور ۱۱ شیخوپورہ

گواہ شد: مولوی غلام دین ولد نظام دین کوٹلی چک ۱۱ ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۱۲۹۱

میں ملک وسیم احمد ساجد ولد ملک محمد ابراہیم صاحب قوم لگے زئی افغان پیشہ تجارت عمر ۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پرو چک ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۳ ۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت جاری ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: ملک وسیم احمد ساجد ساکن پرو چک
ڈاکخانہ خاص تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: علی حیدر اہل مری جماعت احمدیہ پرو چک ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: صدر دین پرو چک تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر ۲۱۲۹۲

میں ناصر احمد بھٹی ولد حسن محمد بھٹی صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۳ ۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۸۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت جاری ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: ناصر احمد بھٹی محلہ دار الیمن شرقی
مکان نمبر ۳۹/۱ ربوہ

گواہ شد: محمد اسلم بقلم خود معلم کلاس وقف جدید ربوہ

گواہ شد: کرامت اللہ فضل ولد محمد علی صاحب
معلم وقف جدید ربوہ

مسل نمبر ۲۱۲۹۳

میں شوکت ملک بنت ملک عبدالرحمٰن صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی ساکن کوٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۶/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت جاری ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامضاء: شوکت ملک ۲۲/۱ گیس فورڈ روڈ کوئٹہ

گواہ شد: محمد عبدالرحمٰن والد موصیہ ۱۵-۲/۱ گیس فورڈ روڈ کوئٹہ۔

گواہ شد: عبدالمجید برادر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۱۲۹۴

میں نواب بی بی بیوہ غلام حیدر صاحب قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت جاری ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: نواب بی بی بیوہ غلام حیدر صاحب مرحوم
گھی نواب والی۔ باغبانپورہ گوجرانوالہ

گواہ شد: سید احمد علی ولد حیات شاہ مربی جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

گواہ شد: ڈاکٹر محمد شفیع ولد میاں غلام حیدر صاحب پسر موصیہ باغبانپورہ۔ گوجرانوالہ

دانت اور مسوڑھے
خراب ہوں تو خون پیپ اور جراثیم خوراک کے ساتھ معدہ اور انتڑیوں میں پہنچ کر طرح طرح کی بیماریاں پیدا کرتے ہیں
اینٹی پائیوریا
اینٹی کیریز
ٹوتھ کیور
دانتوں کا بہترین علاج یقینی طور پر مفت
ڈاکٹر احمد ہومیو اپیتھک کلینک ربوہ ضلع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ہسپتال سوئیڈرو (غانا) کے آؤٹ ڈور بلاک کا سنگِ بنیاد

سوئیڈرو (غانا) سے مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال سوئیڈرو نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ:-

"مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۷۳ء کو غانا کے امیر الحاج عطاء اللہ صاحب کلیم نے احمدیہ ہسپتال سوئیڈرو کے آؤٹ ڈور بلاک کا عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ سنگِ بنیاد رکھا۔ سینکڑوں افراد نے اس تقریب میں شمولیت کی۔ جماعت غانا کے پریذیڈنٹ الحاج ممتاز آدم تھر نے اس موقعہ پر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا غانا میں ڈاکٹروں اور ٹیچروں کی بے لوث خدمت پر دلی شکریہ ادا کیا۔ ہسپتال کی اس مستقل بلڈنگ میں ۲۵ بستروں کی گنجائش ہوگی۔ اپریشن تھیٹر اور ڈاکٹر انچارج صاحب کے لئے رہائشی کوارٹر بھی ہوگا۔ اس تقریب پر دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔"

یاد رہے کہ حال ہی میں سوئیڈرو ہسپتال کے لئے شہر کے وسط میں ایک عظیم الشان عمارت خرید لی گئی تھی۔ اس پختہ اور دو منزلہ عمارت کے دونوں جانب پکی سڑکیں ہیں جگہ سات کنال ہے۔ بجلی، پانی، فرنیچر وغیرہ کا انتظام ہے۔ یہ عمارت ہسپتال کے اِن ڈور (IN DOOR) حصہ کے طور پر استعمال ہوگی۔ اور اسی کے ساتھ آؤٹ ڈور (OUT DOOR) حصہ کی تعمیر کے لئے سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ اس عمارت کی تعمیر کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریباً چار لاکھ روپیہ کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

سوئیڈرو کا یہ ہسپتال مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب کی رہنمائی میں ۱۹۷۱ء میں کرایہ کی عمارت میں شروع ہوا تھا جب کہ اس کا افتتاح پاکستانی ہائی کمشنر نے کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ابتداء میں ہی فضل فرمایا اور سینکڑوں کی تعداد میں مریض روزانہ آنے شروع ہوگئے اور ماہ بیسیوں اپریشن کئے جانے رہے ہیں۔ اب بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیشِ نظر ہسپتال کے لئے مستقل اور وسیع عمارت کے اسباب بھی اللہ تعالیٰ نے غیب سے فرما دیئے ہیں الحمد للہ

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ کا خوشکن نتیجہ

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ سے اس سال تیرہ طالبات نے ڈپلوما کا امتحان دیا تھا تمام طالبات اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئی ہیں۔ نیز دو طالبات پورے بورڈ میں اوّل اور دوم رہی ہیں پروین اختر صاحبہ ۳۴۱/۴۰۰ نمبر اور بشریٰ منان صاحبہ ۳۴۰ نمبر حاصل کر کے بورڈ میں اوّل اور دوم رہی ہیں۔ اس اعلیٰ نتیجہ کے لئے ہیڈ مسٹریس صاحبہ اور سٹاف قابلِ مبارکباد ہیں تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے:-

رولنمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۵۷۰	پروین اختر	۳۴۱/۴۰۰
۵۷۱	رضیہ سلطانہ	۳۱۱
۵۷۲	بشریٰ منان	۳۴۰
۵۷۴	حفصہ فردوس	۳۱۶
۵۷۵	خالدہ پروین	۳۱۰
۵۷۶	بشریٰ ناہید	۳۱۶
۵۷۷	بشریٰ پروین	۳۱۱
۵۷۸	امۃ السلام	۲۸۷
۵۷۹	آمنہ بشیر	۲۹۸
۵۸۰	عذرا سلطانہ	۳۱۰
۵۸۱	امۃ القیوم	۳۱۱
۵۸۲	ناصرہ عبدالرحیم	۳۱۰

نیز مندرجہ ذیل طالبات نے ایک مضمون میں ایڈیشنل امتحان پاس کیا ہے۔

۵۸۷	مریم صدیقہ	۱۳۸/۲۰۰
۵۸۸	کلثوم بیگم	۱۵۷
۵۸۹	امۃ النصیر	۱۵۹
۵۹۰	نصرت جہاں	۱۶۰

مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

میرے ہم زلف مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب بقضائے الٰہی ۲۸ جون کو وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم گزشتہ سال مئی کے مہینہ میں بیوی بچوں سمیت راولپنڈی سے ربوہ آ بسے تھے اور میرے پاس ہی مقیم تھے۔ خاموش طبع۔ رنجیدہ مزاج۔ منکسر المزاج۔ اور احباب کی خدمت کا شوق رکھنے والے تھے پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کرتے تھے۔ نفلی عبادت بھی بجا لاتے تھے سلسلہ کا ہر کام جو ان کے سپرد کیا جائے پوری ذمہ داری سے کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے محلہ کے لوگ قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

احباب محلہ نے تجہیز و تکفین میں پوری امداد فرمائی اور گرمی کی شدت کے باوجود ایک کثیر تعداد احباب کی جن میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے جنازہ کے ساتھ قبرستان تک گئی اور اسلامی ہمدردی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ میں ان سب کا شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جناب سے بہتر جزا دے نیز درخواست کرتا ہوں کہ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی بیوہ اور بچوں کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(محمد اکرم خان غوری۔ دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

بلدیہ ربوہ کی طرف سے اظہارِ معذرت

موٹر والا سپلائی خراب ہونے کی وجہ سے ربوہ میں کئی دنوں تک پانی کی سپلائی بند رہی ہے جس سے اہل ربوہ کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اب پھر پائپ لائن پھٹ جانے کی وجہ سے مورخہ ۲۷ تک فراہمی آب بند رہی ہے پانی کی سپلائی بار بار بند ہونے کی وجہ ناقص موٹر اور پائپ لائن کے نقائص ہیں۔

اہل ربوہ کی اس شدید پریشانی کا انشاء اللہ تعالیٰ مستقل علاج جلد ہی جائزہ کے دو تین ماہ تک ہو جائے گا (سیکرٹری بلدیہ ربوہ)

دانت درد سے نجات پائیے

مکرم مشتاق حسین صاحب آف کچیاں نزد ربوہ "اینٹی کیریز فارمیز" کے متعلق لکھتے ہیں: "میری بچی ... کو عرصہ ایک سال سے دانتوں کو بہت درد تھا۔ کیڑا بھی لگا ہوا تھا ... علاج کروایا بہت کامیاب رہا۔" مکمل کورس ۵/-

دانتوں کی امراض کا رسالہ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو انڈیکیٹڈ کمپنی گولبازار ربوہ ۶۰۶

ضرورت ہے

مجھے ایک کوالی فائڈ کمپونڈر کی ضرورت ہے ضرورتمند اصحاب اس پتہ پر ملیں

میٹن ڈاکٹر پیرزادہ گل حسن ایم بی بی ایس
محلہ دارالعلوم ربوہ نزد ڈگری کالج ربوہ

سب سے اعلیٰ مفید اور فائدہ بخش

تریاق سلیمانی

تبخیر معدہ، بدہضمی، پیٹ درد، بدہضمی، قے اور اسہال میں اس سے بہتر اور کوئی دوا نہیں۔

المنار دواخانہ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴